سوال

(706) مشت زنی کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مشت زنی سے متعلق قرآن مجیداور حدیث کی کیا رہنمائی ہے ؟ کیا یہ زنا کے درجے میں حرام ہے ؟ یا یہ ایک مباح عمل ہے یا پھر یہ ناجائز ہے البتہ مخصوص حالات میں اس کا جواز بھی ملتا ہے ؟ برائے مہربانی اپنے جواب کی سپورٹ میں قرآن کی آیات اور حدیث یا آثار بھی نقل کردیں ۔ شکریہ

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مشت زنی کسی صورت میں بھی جائز نہیں ہے : ارشاد باری تعالی ہے :

والذین ہُم لِفرُوجِہم حافظون   اِلا علی أزواجِہم أو ما مَلَکت أیما نُہم فإنہم غیرُ ملومین   فمنِ ا بتغی وراءَ ذلک فأولئک ہمُ العادون (المؤمنون 4-6)

اہل ایمان اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں سوائے اپنی بیویوں اور لونڈیوں کے ،ان میں وہ ملامت نہیں کئےگئے ۔ جو ان کے علاوہ کوئی رستہ تلاش کرے گا وہ زیادتی کرنے والوں میں سے ہوگا ۔

ان آیات مبارکہ میں اللہ تعالی نے بیویوں اور لونڈیوں کے علاوہ تمام راستوں کو حرام کردیا ہے ۔ جن میں مشت زنی بھی شامل ہے ۔

سیدنا ابن مسعود فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے غیر شادی شدہ نوجوانوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا :

یا معشر الشباب   من استطاع البائۃَ فلیتزوّج ، فإنہ أغضُّ للبصر وأحصَنُ للفرج   ومن لم یستطع ، فعلیہ بالصَّوم ، فإنہ لہُ وِجَاءٌ (بخاری ، مسلم)

اے نوجوانوں کی جماعت ! تم میں سے جو شادی کی طاقت رکھتا ہے وہ شادی کرلے ۔ بے شک شادی نظر کو جھکانے والی اور شرمگاہ کی حفاظت کرنے والی ہے ۔ اور جو شادی کی طاقت نہیں رکھتا وہ روزے رکھے ، بے شک یہ روزے اس کو حرام سے بچانے والی ڈھال ہیں ۔

اس حدیث مبارکہ میں نبی کریم ﷺ نے روزے رکھنے کی طرف راہنمائی فرمائی ہے ۔ آپ نے مشت زنی کا طریقہ نہیں بتلایا ۔

مشت زنی کی حلت کے حوالے سے وارد تمام روایات ضعیف اور ناقابل حجت ہیں۔

مشت زنی کے متعدد طبی و نفسیاتی نقصانات ہیں اور یہ اخلاقیات سے گرا ہوا ایک عمل ہے۔

ہذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

محدث فتویٰ کمیٹی

دارالافتاء محدث